REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان بیس روپے

فی پرچہ ۱ر سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۴ | اتوار ۱۵ صفر سنہ ۱۳۷۰ھ ۲۶ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۲

اخبار احمدیہ

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو دو دن سے شام کو پسینہ آکر ضعف ہو جاتا ہے۔ آج زیادہ کمزوری ہے۔ بلڈ پریشر بھی بڑھ گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

پنجاب میں فنی یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ حکومت پنجاب نے چکوال سے ۲۵ میل جنوب کی طرف پڑچاکلاں کے قریب انجینئرنگ کا ایک اور ڈگری کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے یہ پاکستان بھر میں اپنی طرز کا سب سے بڑا انجینئرنگ کالج ہوگا جسے بعد میں ترقی دے کر فنی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کی تعمیر وغیرہ کا ابتدائی جائزہ لیا جا چکا ہے۔ جگہ کا بھی بہت جلد انتخاب ہو جائے گا۔

”پاکستان کی یہی کوشش ہے کہ تمام اسلامی ممالک کو مکمل آزادی و خود مختاری حاصل ہو“ (مسٹر لیاقت)

کراچی۔ ۲۵ نومبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے اعلان کیا کہ پاکستان کی حکومت اور لوگوں کی ہمیشہ یہی یہ کوشش رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کہ ہر ممکن طریقے سے تمام اسلامی ملکوں کو مکمل آزادی دلائی جائے۔ وزیر اعظم اس اعلان کے وقت میاں افتخار الدین کو ایک تحریک التواء پیش کرنے پر جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے تحریک التواء کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس بات پر بحث کرنا چاہی تھی کہ پاکستان دولت مشترکہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے برطانیہ کو خبردار کرنے سے قاصر رہا ہے کہ مصر کے جائز مطالبات رد کر دینے کی وجہ سے پاکستان کے عوام میں غم وغصہ پھیلا ہوا ہے۔ مسٹر لیاقت علیخان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں افتخار الدین دولت مشترکہ کے باہمی تعلقات کی نوعیت کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہیں اس قسم کی تحریک پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے دولت مشترکہ کا ہر ممبر ہر معاملے کے متعلق فیصلہ کرنے میں پوری طرح آزاد ہے۔ خواہ اس کا تعلق کسی ملک سے ہو۔ برطانیہ اور مصر کے باہمی جھگڑے سے پاکستان کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے باقی رہا اسلامی ممالک کے ساتھ ہمدردی کا سوال تو پاکستان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کہ تمام عالم اسلام کو ہر ممکن طریقے سے مکمل آزادی دلائی جائے۔ اور اس بارے میں کسی بھی امکانی کوشش سے گریز نہ کیا جائے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانے سے اسلامی ملکوں کو آزادی مل سکتی ہے۔ تو ہم ابھی الگ ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر غلام بھیک نیرنگ نے جو صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ تحریک التواء کو ناجائز قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ آج پارلیمنٹ نے ملک میں غیر پاکستانیوں کے داخلے کے بارے میں ایک قانون منظور کرنے کے علاوہ اس بل کو بھی پاس کر دیا جس کی رو سے ۴۲ سال سے کم عمر کے ڈاکٹروں کو لازمی طور پر سرکاری ملازمت اختیار کرنا ہوگی۔

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ پنجاب میں امداد باہمی کی تحریک کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ امداد باہمی کی سوسائٹیوں کی تعداد ۸۰،۷ تک پہنچ گئی ہے۔ ان کا جاری شدہ سرمایہ نو کروڑ روپے ہے۔

گزشتہ تین سال میں امداد باہمی کے اداروں نے کپڑے اور دوسری ضروری چیزوں کی کمی آبادکاری کو اپر ٹیڈ کی بنیاد پر کاشتکاری وغیرہ مسئلوں کو کامیابی سے حل کیا ہے۔

دُور دُور سے!

اصفہان۔ ۲۵ نومبر۔ چار سال کے بعد اب اصفہان میں مارشل لا ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ وزیر اعظم قوام السلطنت کے عہد میں نافذ کیا گیا تھا جبکہ مظفر فیروز نے جو آجکل جلاوطنی کی زندگی گزار رہا ہے۔ اعلان کیا تھا۔ کہ یہاں عنقریب ایک انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ (داسٹار)

نیویارک۔ ۲۵ نومبر۔ شمالی امریکہ کی ایروناٹکس لیبارٹری کے ٹیکنیکل ڈائرکٹر ڈاکٹر این۔ ای۔ ایڈلفسن نے کہا ہے کہ انسانی جسم اور دماغ کی محدود صلاحیتوں کے باعث ہوائی جہازوں کی رفتار اور زیادہ بڑھانے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ موجودہ ہوائی جہازوں سے بہت زیادہ تیز رفتار ہوائی جہاز تیار کئے جا سکتے ہیں لیکن ان پر کنٹرول کرنا مشکل ہے۔

دمشق۔ ۲۵ نومبر۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اسرائیل نے آئندہ تین ماہ میں بیرونی ممالک سے مزید ۶۰ ہزار یہودیوں کو اسرائیل میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (داسٹار)

طہران۔ ۲۵ نومبر۔ ایران کی جو رقوم ماسکو میں منجمد ہو گئی ہیں ان کے متعلق ابتدائی بات چیت کرنے کے لئے روسی اسٹیٹ بنک کے نائب گورنر طہران آرہے ہیں۔ (داسٹار)

قاہرہ۔ ۲۵ نومبر۔ روئی کی بین الاقوامی کانفرنس اگلے سال کے شروع میں قاہرہ میں منعقد ہوگی یہ کانفرنس ۲۴ فروری سے ۳ مارچ تک جاری رہے گی۔

پاکستان کی طرف سے اریٹیریا کیلئے آزادی کا مطالبہ

لیک سکسیس۔ ۲۵ نومبر۔ جنرل اسمبلی کی سپیشل پولیٹیکل کمیٹی میں پاکستانی نمائندے مسٹر تفضل علی نے آج ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے تجویز کیا۔ کہ اریٹیریا کو یکم جنوری ۱۹۵۳ء تک مکمل آزادی دے دی جائے۔ قرارداد میں سفارش کی گئی ہے کہ اریٹیریا کے آئندہ آئین کی تدوین قومی اسمبلی کے سپرد کی جائے جس کا اجلاس یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء سے پہلے پہلے بلایا جائے۔ یکم جنوری ۱۹۵۲ء تک ایک عارضی حکومت قائم کر کے اسے وہی اختیارات دے دئے جائیں جو موجودہ حکومت کو حاصل ہیں۔ پاکستانی نمائندے نے مزید زور دیا۔ کہ مکمل آزادی مل جانے پر اریٹیریا کو اقوام متحدہ کا ممبر بھی تسلیم کیا جائے۔

غلط اور شرانگیز الزامات کی تردید!

کراچی۔ ۲۵ نومبر۔ آج ایک پریس نوٹ میں اس خبر کو قطعاً غلط اور بے بنیاد قرار دیا گیا ہے کہ سی آئی ڈی پولیس سادہ لباس میں محترمہ فاطمہ جناح کی کوٹھی کی نگرانی پر متعین ہے۔ ان کا ٹیلیفون سنا جاتا ہے۔ اور یہ کہ ان کے خطوط بھی سنسر کئے جاتے ہیں۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ سب الزامات غلط اور شرانگیز ہیں۔

پاکستانی سفیر متعینہ پیرس

پیرس۔ ۲۵ نومبر۔ فرانس میں پاکستان کے پہلے سفیر ہز ایکسی لنسی سردار محمد نواز خان نے کل فرانس کے صدر موسیو اوریول کی خدمت میں اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے۔

پنجاب کے دارالحکومت میں

لاہور شہر۔ اس کی سڑکوں اور ریلوے لائنوں کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے متعلق تدابیر پر غور کرنے کے لئے آج گورنر پنجاب کی صدارت میں متعلقہ محکموں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محکمہ تعمیرات عامہ کی تیار کردہ ایک تجویز منظور کی گئی۔ اس کے رو سے سڑک کی شکل میں ایک بہت بڑا پشتہ تیار کیا جائے گا جو امرت سر روڈ کو راوی برج سے اور راوی برج کو ملتان روڈ سے ملا دیگا۔

شہری دفاع کا صوبائی محکمہ بڑے بڑے شہروں میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے مظاہروں کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رہا ہے۔ یہ مظاہرے سیالکوٹ میں ۲۶ نومبر۔ لاہور میں ۳۰ نومبر منٹگمری میں ۳ دسمبر اور ملتان میں ۵ دسمبر کو کئے جائیں گے۔

ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کو ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز سندھ کی طرف سے سیلاب زدگان میں تقسیم کرنے کے لئے دوائیوں کے پانچ بکس موصول ہوئے ہیں۔

گورنر جنرل پاکستان ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۲۵ نومبر۔ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین بیگم صاحبہ کی معیت میں آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون صوبائی وزیر اعظم مسٹر نور الامین اور ایریا کمانڈر میجر جنرل یوسف خان اور دیگر سول و فوجی حکام اور معززین شہر نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ سولہ روز تک مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے!

واشنگٹن۔ ۲۵ نومبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے پتہ چلایا ہے کہ اگر مرغیوں پر الٹرا وائلٹ شعاعوں کا عمل کیا جائے تو وہ صحتمند ہو کر معمول سے زیادہ انڈے دینے لگتی ہیں۔

باؤلی کیمپ کے ۱۰۲۷ مہاجرین کی سپیشل ٹرین مردان روانہ ہو گئی!

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ آج صبح باؤلی کیمپ کے ۱۰۲۷ پناہ گزینوں کی سپیشل ٹرین مردان (صوبہ سرحد) روانہ ہو گئی۔ کیمپ کے نزدیک ریلوے لائن پر سول اور محکمہ بحالیات کے افسران مہاجرین کو خیرباد کہنے کے لئے موجود تھے۔ ان مہاجروں کی اکثریت زراعت پیشہ اشخاص دوکانداروں اور کاریگروں پر مشتمل تھی۔ گاڑی پر سوار ہونے سے پیشتر مہاجرین میں رضائیاں۔ راشن۔ کمبل اور نمدے تقسیم کی گئیں۔ باؤلی کیمپ میں جو ۸ جولائی ۱۹۵۰ء کو کھولا گیا تھا کسی وقت پندرہ ہزار نفوس پناہ گزین تھے۔ جو مارچ کی گڑبڑ میں ہندوستان سے یہاں چلے آئے تھے۔ مہاجرین کے چلے جانے سے آج یہ کیمپ ویران سا نظر آتا ہے۔ آج کی ٹرین سے پہلے پچھلے دو مہینوں میں مہاجرین کی چار سپیشل ٹرینیں صوبہ سرحد کے مختلف مقامات میں بھیجی جا چکی ہیں جن میں مذکورہ کیمپ کے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار پناہ گیر سوار تھے۔ صوبہ سرحد میں ان مہاجرین کے پہنچنے پر حکومت صوبہ سرحد ان میں راشن کے لئے پندرہ روپے فی کس اور بارہ سال سے کم عمر والوں کے لئے ساڑھے سات روپے فی نابالغ بچہ ماہانہ تقسیم کرتی ہے۔ کاشتکار مہاجرین کو زمینیں اور تجارت پیشہ مہاجرین کو دوکانیں الاٹ کی جاتی ہیں۔ اور ڈیڑھ سو روپیہ فی کنبہ کو تجارت شروع کرنے کے لئے بطور زر معاونت دیا جاتا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ سبکتگین روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام کمالات نبوت ختم ہیں

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں۔ کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلےٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے۔ مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔

پس بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں۔ بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے اور ایک اور دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔ اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دو دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول دور ہدایت کے غلبہ کا تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دور آیا جو ہدایت کا دور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نہایت زبردست دلیل ہے کہ آپ کا ظہور اس سال کے اندر ہوا جو روز ازل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶-۷)

تکمیل ضروریات دین کیلئے آنحضرت کی بشارت توریت اور انجیل میں

"توریت میں خدا تعالےٰ کا یہ قول موجود ہے کہ میں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو شخص اسکے کلام کو نہ سنے گا میں اس سے مطالبہ کروں گا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانہ کی ضرورتوں کی رو سے توریت کا سننا کافی ہوتا تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور نبی آتا۔ اور مواخذہ الٰہیہ سے مخلصی پانا اس کلام کے سننے پر موقوف ہوتا جو اس پر نازل ہوتا۔ ایسا ہی انجیل نے کسی مقام میں دعوےٰ نہیں کیا کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے۔ بلکہ صاف اور کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کریگا اب دیکھنا چاہیئے کہ حضرت موسےٰ نے اپنی توریت کو ناقص تسلیم کر کے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ایسا ہی حضرت عیسےٰ نے بھی اپنی تعلیم کا ناکمل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔ لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کر دے گا۔ مگر قرآن شریف نے توریت اور انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳)

آنحضرت کے حسن روحانی کی کشش

"انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حُسن ہیں ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالےٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ . . . .

دوسرا حسن انسان کی پیدائش میں حسن بشرہ ہے۔ . . .

یہ حسن جو روحانی حسن ہے جس کو حسن معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں یہ وہ حسن ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسن بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ حسن بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہوگا جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا اور اس کی کشش نہایت کمزور ہوگی۔ لیکن وہ روحانی حُسن جس کو حُسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اسکی طرف کھینچا جاتا ہے۔ . . . . تجربہ اور خدا تعالےٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیساکہ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کی باعث ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی کیونکہ وہ حسن تجلی گاہ حق ہے

وہی حُسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا اسجدوا لِآدم فسجدوا الا ابلیس اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حسن کو شناخت نہیں کرتے۔ مگر وہ حُسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے نوحؑ میں وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلشانہ کو منظور ہوئی اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اسکے بعد موسےٰؑ بھی وہی حُسن روحانی لے کر آیا۔ جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سید الانبیاء و خیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حُسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ یعنی وہ نبی جناب الٰہی سے بہت نزدیک چلا گیا اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوں کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا اور دونوں قسم کا حُسن روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں میں وتر کی طرح ہو گیا یعنی دونوں قوسوں میں جو ایک درمیانی خط کی طرح ہوا اور اس طرح اس کا وجود واقع ہوا جیسے یہ

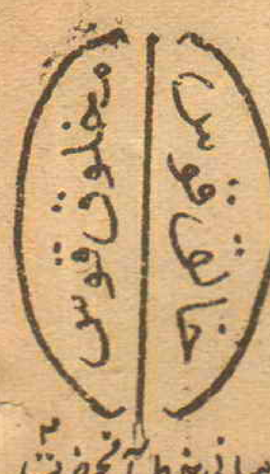

درمیانی خط آنحضرت

اس حُسن کو ناپاک طبع اور اندھے لوگوں نے نہ دیکھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ینظرون الیک وھم لا یبصرون یعنی تیری طرف وہ دیکھتے ہیں مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ آخر وہ سب اندھے ہلاک ہو گئے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۶-۲۰۷)

آنحضرت کے دل میں عظمت و ہیبت الٰہی سب سے بڑھ کر تھی

آپ کا اور دیگر تمام انبیاء کا طریق استغفار

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام استغفار اسی بنا پر ہے کہ آپ بہت ہی ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جان فشانی کی خدمت اس کو جیساکہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا اور اس خدمت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی نے ادا نہیں کیا۔ مگر خوف عظمت اور ہیبت الٰہی آپ کے دل میں حد سے زیادہ تھا۔ اسی لئے دوام استغفار آپ کا شغل تھا۔ توریت میں بھی ہے۔ تب موسےٰؑ نے جلدی سے زمین پر سر جھکایا اور بولا کہ اے خداوند . . . ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر۔ خروج ۳۴-۹ ساؤلؑ نبی کہتا ہے۔ میں نے گناہ کیا کہ میں نے خداوند کے فرمان کو ٹال دیا دیکھو اسمٰعیل ۱۵-۲۴ داؤدؑ نبی خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے تیرا گناہ کیا۔ دیکھو زبور ۵۱-۳"

(ایضاً صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارے کاموں کے اندر علمیت افادیت اور ایثار پایا جانا چاہیئے۔

برکت اسی کو ملتی ہے جو عیب اپنی طرف اور خوبی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قریباً تین مہینہ کے بعد اس ہفتہ میں میری کھانسی کی یہ حالت ہوئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے اب وہ ہٹنے والی ہے۔ دو دن تو ایک دفعہ بھی کھانسی نہیں اٹھی کل سے پھر اٹھنی شروع ہوئی ہے۔ لیکن اس کھانسی اور اس کھانسی میں اتنا فرق ہے۔ کہ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ کھانسی ہٹنی شروع ہو گئی ہے۔ پہلے یہ احساس نہیں ہوتا تھا لیکن

گلے کی سوزش

نزلہ اور آواز کی بندش بدستور ہے۔ جس کی وجہ سے میں نہ تو اونچی آواز کے ساتھ بول سکتا ہوں اور نہ زیادہ دیر تک کھڑا ہو سکتا ہوں۔ مگر بہرحال جس طرح سینہ کی سوزش آہستہ آہستہ ختم ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے اضمحلال کی وجہ سے کھانسی آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے جب جسم میں طاقت زیادہ ہوتی ہے تو وہ بیماری کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اور جب طاقت کمزور پڑ جاتی ہے۔ تو بیماری کا مقابلہ کرنا جسم کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ بیماری دور کرنے میں جتنا دخل اس طبعی طاقت کا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کو ودیعت کی جاتی ہے اتنا دخل دواؤں کا نہیں ہوتا۔

میں نے پچھلے جمعہ میں جلسہ سالانہ کے کام کیطرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ اور پھر یہاں سے جانے کے بعد میں نے خود اپنے سامنے بلا کر کارکنوں کو نصیحت کی۔ چنانچہ دو تین دن سے

جلسہ سالانہ کا کام

مستعدی کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر میں توجہ نہ دلاتا تو چونکہ صحیح اندازے نہیں لگائے گئے تھے۔ اس لئے غالب گمان تھا کہ اس سال جلسہ سالانہ دسمبر کی تاریخوں میں نہ ہو سکتا۔ ہمارے کارکنوں نے اسی غلطی سے کام لے کر جس کا ہمارے ملک میں رواج ہے کہ ہم کسی کام کا قبل از وقت حسابی اندازہ نہیں لگاتے۔ فرض کیا ہوا تھا کہ کام آپ ہی آپ ختم ہو جائے گا۔ جب پہلے دن صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا تو انہوں نے مجھے ایک تحریر بھیجدی کہ سب انتظام ٹھیک ہو گئے ہیں۔ جب میں نے لکھا کہ سب انتظام ٹھیک ہو جانے کے یہ معنے ہیں کہ بتایا جائے کہ کتنی اینٹیں فی بیرک لگیں گی۔ کتنی بیرکیں بنانے کا ارادہ ہے۔ کتنی اینٹیں روزانہ تیار ہونگی اور کتنے آدمی انہیں تیار کر سکیں گے۔ اور پھر کیا وہ آدمی مہیا ہیں پھر کتنے گدھے اور دوسرے جانور اینٹیں ڈھونے کے ملئے موجود ہیں۔ اور پھر وہ روزانہ کتنی اینٹیں لائیں گے۔ جب اس طرح اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک سو پچاس دن میں یا کم از کم ایک سو دن میں جا کر بیرکیں تیار ہوں گی۔ لیکن ہمارے پاس صرف تیس دن باقی ہیں۔ پھر جب

عملی طور پر

دیکھا گیا تو جو اندازہ لگایا گیا تھا وہ بھی غلط نکلا کیونکہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ ہم دس ہزار اینٹیں روزانہ تیار کرتے ہیں۔ اور بیس ہزار روزانہ کل سے تیار کرنی شروع کر دیں گے۔ لیکن جب خود ناظر وہاں دیکھنے گئے تو صرف چار ہزار اینٹیں روزانہ تیار ہو رہی تھیں اور بیس ہزار روزانہ اینٹیں تیار کرنے کا قریب میں امکان ہی نہیں تھا۔ تب دوڑ دھوپ کر کے پتھیروں کو تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے گئے۔ لیکن ابھی تک صرف اتنی اطلاع ملی ہے۔ کہ آدمی بھیجے گئے ہیں آگے کس حد تک انہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا ابھی پتہ نہیں لگا۔ چونکہ جمعہ آ گیا تھا اس لئے میرے پاس آخری رپورٹ نہیں پہنچی۔ بہرحال اگر آدمی آ جائیں اور وہ پورے زور کے ساتھ کام کریں۔ تب بھی ہم بمشکل ۶۰ بیرکیں بنا سکیں گے۔ جنمیں ۱۹۰۰۰ کے قریب آدمی آئیں گے۔

بہرحال کچھ تو صورت پیدا ہونے کا امکان پیدا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اب انجمن کے ناظروں نے کام کرنا شروع کیا ہے۔ اگر اسی اصول کے مطابق کام کرتے رہے تو غالباً وہ

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے

کچھ نہ کچھ سامان کر لیں گے۔ مگر جو چیز آج میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی کسی کام کے کرنے سے پہلے اندازہ لگاتا ہے۔ قرآن کریم کو پڑھ لو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيرًا خدا تعالےٰ نے جب کسی کام کا ارادہ کیا تو پہلے اس کا اندازہ لگایا۔ اندازہ لگانے سے انسان صحیح طور پر کسی کام کو سمجھ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان خیالی طور پر جو قیاس کرتا ہے۔ وہ بعض دفعہ تو سو سو فیصدی غلط ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جو لوگ کام شروع کرنے سے پہلے اس کا صحیح اندازہ نہیں لگاتے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ ہمارے کاموں میں زیادہ خرابیاں قبل از وقت اندازہ نہ لگانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرا سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ لوگ اندازہ لگا لینے کے بعد صحیح طور پر کام نہیں کرتے۔ جو لوگ اندازے لگاتے ہیں درحقیقت قیاس کا نام اندازہ رکھ لیتے ہیں۔ حالانکہ صحیح اندازہ حسابی اندازہ ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ

علم میں ترقی

ہوتی ہے۔ ہر شخص روزانہ خط لکھتا ہے یا کچھ تحریر کرتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جائے کہ وہ دن بھر میں کتنے صفحے لکھ سکتا ہے۔ تو شائد بڑی جلدی سے کہہ دے گا۔ کہ میں دو تین سو صفحے لکھ سکتا ہوں۔ لیکن جب اسے لکھنے پر بٹھا دو۔ تو شائد یہ پتہ لگے کہ وہ اندازہ جو اس نے لگایا تھا اس کا دسواں حصہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح مضامین لکھنے میں انسان قیاس کر لیتا ہے کہ وہ بہت سرعت کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ مگر عمل میں جا کر وہ بات بالکل اور ہی نکلتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگ بڑی جلدی سے کہدیں گے کہ وہ سو سو صفحے لکھ سکتے ہیں یا شائد کوئی کہہ دے کہ وہ دن بھر میں صرف دس بارہ صفحے لکھ سکتا ہے۔ اور یہ دونوں اندازے غلط ہوں گے۔ میں نے عملاً جو لکھ کر دیکھا تو بہت زور دے کر ایک دن میں سو کالم لکھا تھا۔ میری کتاب تحفۃ الملوک غالباً دو دن میں لکھی گئی تھی۔ اور سو سو کالم روزانہ لکھا گیا تھا۔ میری کتاب احمدیت سات دن میں لکھی گئی تھی۔ اور غالباً اوسط کالم سو کے قریب روزانہ بنتے تھے۔ اور میرے کام کا وقت

۱۴-۱۵ گھنٹے روزانہ

ہوتا تھا۔ صبح سے کام شروع کرتا تھا۔ اور رات کے بارہ بارہ بجے تک کام کرتا تھا۔ بیچ میں کچھ وقت کھانے پینے پیشاب پاخانہ کرنے اور نمازوں پر بھی خرچ ہوتا تھا۔ فرض کرو اگر پانچ گھنٹے سونے کا وقت ہو۔ اور تین چار گھنٹے نمازوں کھانے پینے اور پیشاب پاخانہ وغیرہ کاموں پر لگ جائیں تو نو گھنٹے کے قریب ایسے کاموں پر لگ گئے۔ اور ۱۵ گھنٹے کام کے لئے نکل آئے۔ پھر ایک گھنٹہ کا میں نے اندازہ کیا۔ تو معلوم ہوا کہ میں ۶۔ ۷ کالم لکھ سکا ہوں۔ غرض میں نے تجربہ کر کے یہی کچھ دیکھا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اگر کوئی مجھ سے سوال کرتا۔ تو شائد میں بھی کہہ دیتا۔ کہ میں روزانہ سو ڈیڑھ سو صفحے لکھ سکتا ہوں۔ لیکن

میری عمر کا تجربہ

یہی ہے کہ جو کچھ میں روزانہ لکھ سکا۔ وہ سو کالم تھا۔ یا شائد چار پانچ صفحے اوپر ہوں گے۔ بہرحال اوسط سو کالم ہی پڑتی ہے۔ اور یہ بھی میں نے ایک ایک بجے رات تک لکھے تھے۔ پس حسابی اندازے لگانے کے بغیر انسان کو یہ پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کس قدر کام کر سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ مرض ہے کہ اول تو اندازہ لگائیں گے ہی نہیں یونہی تک بندی کر دیں گے۔ حالانکہ حسابی اندازہ اور چیز ہے اور قیاس اور چیز ہے

حسابی اندازے کے معنے

ہوتے ہیں حسابی بنیاد اور قیاس کے معنے یونہی تک بندی کے ہوتے ہیں میں نے پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ میں باغ کی سیر کر رہا تھا۔ چلتے چلتے میں چکوترے کے ایک درخت کے پاس آیا میرے پاس ایک مالی تھا جو پنجابی تھا لیکن ایک لمبا عرصہ ہندوستان میں رہنے کی وجہ سے اس کے طور و طریق ہندوستانی تھے۔ میں نے چکوترے کے درخت کو دیکھا تو اندازہ کیا کہ شائد ۳۰-۲۰ ہزار پھول لگا ہوا تھا

کو بلایا اور کہا۔ دیکھو درخت پر کتنا پھول لگا ہے اگر یہ سارے پھول رہ جائیں تو ایک ہی درخت کتنا پھل دے جاتا ہے۔ میں تو

تصوّف کے نکتہ سے

اسے دیکھ رہا تھا کہ دنیا میں کتنی ہی قیمتی چیزیں ایسی ہیں۔ جو ضائع ہو جاتی ہیں۔ لیکن مالی چونکہ آگے بڑھ کر بات کرنے اور خوش مدانہ بات کرنے کا عادی تھا۔ اس نے کہا حضور سارے پھل لگیں گے۔ میں نے کہا۔ یہ تو بڑی تعداد میں پھول ہیں۔ اگر اتنے چکوترے اس درخت پر لگ جائیں۔ تو درخت کی ذرہ بھر بھی لکڑی باقی نہ رہے۔ یہ تو اس کا سواں حصہ بھی بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن وہ مالی کہے جا رہا تھا نہیں حضور اتنا پھل لگے گا۔ میں نے کہا اچھا جب لگے گا تو دیکھیں گے۔ لیکن جب اس درخت پر پھل لگا۔ تو وہ صرف ایک چکوترا تھا۔ مالی جو کچھ کہہ رہا تھا وہ قیاس تھا۔ اگر وہ حسابی اندازہ لگاتا۔ تو وہ پہلے یہ اندازہ لگاتا کہ اس درخت پر کتنے پھول لگے ہیں۔ کیونکہ ایک ایک بالشت میں سو سو پھول لگتے ہیں۔ لیکن وہ گر جاتے ہیں۔ مثلاً آم کا مور ہوتا ہے اگر وہ سارا پھل بنے تو ایک

درخت کا پھل

باغ کے پھل سے زیادہ ہو جائے۔ کیونکہ ایک ایک ٹہنی میں اتنا مور ہوتا ہے کہ میرے خیال میں وہ چالیس۔ ۵۰ آم کے برابر ہو جاتا ہے۔ باجرے کے برابر دانے ہوتے ہیں اور پھر وہ بالکل پاس پاس ہوتے ہیں۔ تو حسابی اندازہ یہ تھا کہ وہ دیکھتا درخت پر کتنے پھول لگے ہیں اور پھر کتنی تعداد میں چکوترے لگیں گے۔ اور پھر یہ درخت کتنا بوجھ برداشت کر سکے گا۔ مثلاً ایک چکوترا اگر نصف سیر کا سمجھ لو۔ تو ہزار چکوترے لگنے کے معنے ہیں کہ اس درخت پر ۵۰۰ سیر یعنی ساڑھے بارہ من بوجھ پڑے گا۔ ایک سات فٹ کے درخت پر اتنا پھل اگر لگ جائے۔ تو وہ تباہ ہو جائے۔ مالی تو کہتا تھا کہ اس درخت پر ہزاروں چکوترے لگ جائیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک درخت پر ہزار ڈیڑھ ہزار چکوترا بھی نہیں لگ سکتا۔ اور پھر بڑا چکوترا تو غالباً سیر سیر کا بھی ہوتا ہے۔ اس حساب سے تو اڑھائی تین سو چکوترا لگنا بھی مشکل ہے۔ اور یہاں تک

میرا تجربہ

ہے ایک درخت پر ۷۰-۸۰ سے زیادہ چکوترے نہیں لگتے۔ مالٹے کو دیکھ لو۔ چکوترے کے مقابل پر کتنا چھوٹا پھل ہے۔ لیکن ویڈ بلڈ کے متعلق اندازہ ہے کہ ایک درخت پر ۲۰۰ یا ۲۵۰ مالٹے لگتے ہیں اور یہ بھی قیاسی اندازے ہیں ہم نے تو اتنے مالٹے بھی ایک درخت پر لگتے نہیں دیکھے۔

پس [illegible] حسابی اندازے سے ساری غلطیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پہلے حسابی اندازہ لگانا چاہیئے اور پھر اس حسابی اندازے کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں چیز ایسے ہوتی ہے تو انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ محنت کر کے اس نتیجہ کو جو حسابی لحاظ سے نکلتا ہے پیدا کرے۔

ہمارے ملک میں

لوگ عموماً یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا پھر اگر وہ کام اس طرح نہ ہو تو کہہ دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے کوئی نحوست نازل کر دی ہے کہ باوجود پوری کوشش کے ہمارا کام تباہ ہو گیا۔

غرض پہلے تو اندازہ نہیں لگایا جاتا اور جب وہ کام خراب ہو جائے تو ساری غلطیاں خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے ہمارے ملک میں اللہ تو کے معنے ہیں کچھ نہیں۔ ایک غریب سے غریب آدمی کے پاس ایک پیسہ ہو سکتا ہے مگر اللہ تو کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی تشریح آپ یوں فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص کنگال ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہم تو برباد ہو گئے گھر میں صرف اللہ ہی اللہ ہے۔ آپ فرماتے تھے اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ کچھ بھی نہیں۔ غرض ہمارے ملک میں یہ مرض عام ہو گئی ہے۔ کہ ہر عیب

خدا تعالےٰ کی طرف منسوب

کیا جاتا ہے اور ہر خوبی اپنی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ میں نے سندھ کی زمینوں پر اپنے ایک عزیز کو مقرر کیا ہوا ہے۔ اسکے شروع میں یہ اندازے ہوتے ہیں۔ کہ دس من کپاس یا بارہ من گندم فی ایکڑ نکلے گی۔ لیکن آخر سال میں وہ ہمیشہ اس کے نصف یا دو تہائی پر آجاتا ہے پھر کہہ دیا جاتا ہے۔ ہم نے تو خوب کام کیا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ایسی آفت آئی ہے کہ اس نے ہمارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں اذا مرضت فھو یشفین میں بیمار ہو گیا ہوں۔ شفاء اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ بجائے اسکے کہ عیب خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ عیب کو اپنی طرف منسوب کرنا چاہیئے کیونکہ بات بھی یہی درست ہے اور آئندہ اصلاح کی طرف توجہ بھی اسی نظریہ سے ممکن ہوتی ہے۔ وہ کام صحیح ہو ہی کیسے سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ غلط ہو تم ایک سیر پانی کے اندر دو چھٹانک شکر ڈال دو اور کہو۔ کہ پانی میٹھا نہیں ہوگا تو اسے کون مان سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ شکر ایک حد تک پہنچ کر پانی کو میٹھا کر دیتی ہے۔ تم اس قانون کو پورا کر لو۔ پھر اسکو غلط کرنے کے لئے پورا زور لگا لو۔ تم اسے ہرگز غلط نہیں بنا سکتے۔ یا پانی میں اس حد تک کونین ملا لو کہ پانی کڑوا ہو جائے۔ اور پھر پورا زور لگا لو کہ پانی کڑوا نہ ہو تو تم ایسا نہیں کر سکتے

خدا تعالےٰ کے قانون

کو کوئی انسان بدل نہیں سکتا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قانون تو پورا ہو لیکن نتیجہ غلط نکلے خدا تعالیٰ کی طرف عیب منسوب کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری برکتیں جاتی رہتی ہیں۔ بے شک حادثات بھی آتے ہیں لیکن حادثات کبھی کبھی آتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ حادثہ قانون بن جائے اور قانون حادثہ بن جائے۔ مثلاً وبائیں پڑتی ہیں لیکن یہ نہیں ہوتا کہ ہر سال وبائیں پڑیں اور کبھی کبھی لوگ ان سے بچیں یا لوگ بیمار ہوتے ہیں لیکن جوانی کی عمر میں کبھی کبھی بیمار ہوتے ہیں یہ نہیں ہوتا کہ کسی ملک کے تمام لوگ جوانی میں بیمار رہتے ہوں پس حادثہ بیشک آتا ہے لیکن حادثہ استثناء ہوتا ہے اور قانون استثناء پر غالب ہوتا ہے۔ استثنا قانون پر غالب نہیں ہوتا۔ اگر ایک شخص

قانون کے خلاف

دس سال بھی اندازہ کرتا چلا جائے گا۔ تو وہ ہمیشہ ناکام رہے گا ناکام رہنے پر اسے سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے ننگا کر دیا ہے۔ لیکن ضدی انسان سارے حادثات کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے ہر روز وہ غلط کام کرتا ہے اور اچھا اندازہ لگاتا ہے پھر نتیجہ خراب ہوتا ہے مگر وہ کہتا یہ ہے کہ میں نے تو ٹھیک کام کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ہی کوئی آفت نازل کر دی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر بُرا نتیجہ نکلتا ہے تو یا اس کا کام غلط ہوتا ہے یا پھر اس نے کام کیا ہی نہیں ہوتا ان دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوتی ہے تم اگر اپنے کاموں کو درست بنانا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہی ہے کہ جب تم کوئی کام شروع کرو تو پہلے اس کا حسابی اندازہ لگایا کرو۔ پھر حسابی طور پر یہ اندازہ لگاؤ۔ کہ اس کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا سامان ضروری ہیں۔ اور وہ پورے ہیں یا نہیں یہ نہ کہو کہ فلاں افسر نے کہا تھا کہ بات یوں ہے مگر بعد میں وہ بات غلط نکلی کیونکہ خدا تعالےٰ نے تم کو عقل خود سوچنے اور فیصلہ کرنے کے لئے دی ہے لوگوں کی باتوں پر اندھا دھند یقین کرنے کے لئے نہیں دی پس ہر کام کے لئے ضروری ہے کہ اسے شروع کرنے سے پہلے اس کا اندازہ لگایا جائے۔ پھر ضروری ہے کہ اسکے سامان کو دیکھا جائے کہ آیا وہ موجود ہیں پھر یہ دیکھا جائے کہ ان کو مناسب وقت اور مناسب جگہ پر مہیا کرنے کے سامان موجود ہیں یا نہیں جب یہ اندازہ لگ جائے اور حساب سے معلوم ہو جائے کہ ہر چیز مکمل ہے تو پھر دیانتداری سے کام کرو۔ حساب میں بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر یہ نہیں ہوتا کہ تین کا پانچ ہو جائے یا پانچ کا تین ہو جائے اندازے کے بعد بڑی غلطی نہیں ہوگی جب تم بددیانتی اور سستی کرو گے یا تمہارا اندازہ غلط ہوگا اور یا کام غلط ہوگا اندازہ لگانے میں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کو مجرم بنا سکتا ہے اور ثابت کر سکتا ہے کہ اس نے جو کہا تھا یا تو وہ غلط تھا اور یا اس نے اپنے عمل کے ساتھ اسے پورا نہیں کیا یہی چیز اسوقت مغرب کی کامیابی اور

مشرق کی ذلت کا باعث

ہو رہی ہے یورپ کے لوگ کام شروع کرنے سے پہلے اس کا اسٹی میٹ لگاتے ہیں۔ پھر وہ دیکھتے ہیں کہ وہ سامان جن کے ساتھ کام پورا ہوگا موجود ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد وہ پوری دیانتداری کے ساتھ کام کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اب ان کا ناکام ہونا ان کی ذلت کا موجب ہے۔ گویا ان کا خدا تعالےٰ کو نہ ماننا ان کے لئے فائدہ بخش ہو گیا ہے۔ اور ہمارے لئے اس کا ماننا ذلت کا موجب ہو گیا ہے۔ کیونکہ یورپین لوگ اگر کسی کام میں ناکام ہو جائیں۔ تو وہ یہ نہیں کہتے کہ خدا تعالےٰ نے یوں کر دیا ہے وہ تو خدا تعالےٰ کو مانتے ہی نہیں لیکن ایک مسلمان

خدا تعالےٰ پر ایمان

رکھتے ہوئے بے ایمانی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے تو پورا زور لگایا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ایسا کر دیا ہے۔ گویا دنیا میں نور اور ظلمت کی جو دو طاقتیں ہیں۔ ان میں سے نور کی طاقت یہ مسلمان ہیں اور ظلمت کی طاقت خدا تعالےٰ ہے (نعوذ باللہ) شیطان کا جو کام تھا وہ خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور جو خدا تعالےٰ کا کام تھا وہ اپنی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی یہ کتنی بڑی ہتک ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص یہ امید رکھے کہ خدا تعالےٰ اس کی مدد کرے گا۔ تو یہ اس کی حماقت ہوگی۔ آخر وہ اس کی کیوں مدد کرے گا۔ جب وہ تمام خرابیاں خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو اسی شخص کی مدد کرتا ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح کہتا ہے۔ میں اپنی غلطیوں سے بیمار ہوتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ مجھے شفا دیتا ہے۔ اس کے کام کا اگر نتیجہ اچھا نکل آتا ہے تو وہ کہتا ہے الحمد للہ خدا تعالےٰ نے یوں کر دیا۔ اور جب نتیجہ خراب نکلتا ہے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے کہ میں

اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے

ناکام رہا۔ اور برکت اسی کو ملتی ہے جو عیب اپنی طرف اور خوبی خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے میرے اس بندہ نے عیب اپنی طرف منسوب کیا ہے اور خوبی میری طرف منسوب کی ہے۔ میں اس کا کام اچھا کر دوں تا خوبیاں میری طرف منسوب ہوں اور جب کوئی ایسا نہیں کرتا تو خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ میں ایسا کیوں کروں۔ کافر کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ جب اسے کوئی برکت ملتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میری محنت کا نتیجہ ہے لیکن مومن کے متعلق یہ آتا ہے کہ وہ تمام برکات کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مانتا ہے۔

پس یہ تین چیزیں یاد رکھو اول اندازے کے بغیر کوئی کام نہ کرو ہمارے ہاں اسٹی میٹ اس کو کہتے ہیں کہ بجٹ بنا دیا حالانکہ اسٹی میٹ بجٹ کا نام نہیں۔ بجٹ کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم اس حد تک خرچ کر سکتے ہیں اور اسٹی میٹ کے یہ معنے ہیں کہ اگر وہ کسی عمارت کا اسٹی میٹ ہے تو کتنا سامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتنے مزدور۔ کتنے راج۔ اور کتنا وقت ہمیں درکار ہے۔ دوسرے یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اتنی اینٹیں مل سکتی ہیں۔ سٹول مل سکتی ہیں تو کہاں سے۔ پھر اگر بنوانی ہیں۔ تو کہاں سے بنوائی جائیں گی۔ اور اس کے لئے کتنے مزدوروں کی ضرورت ہے۔ پھر ان کو اٹھا کر لے جانے کے لئے کون سے ذرائع ہیں پھر

عمارت بنانے کیلئے

کتنے معماروں کی ضرورت ہے۔ کتنے مزدوروں کی ضرورت ہے۔ اور پھر آیا اتنے راج اور مزدور موجود ہیں۔ پھر جتنی لکڑی درکار ہے۔ وہ کہاں سے ملے گی۔ اور کیسے ملے گی۔ اور کتنے دنوں میں ملے گی۔ جب اندازے صحیح ہو جائیں گے۔ تو یقینی بات ہے۔ کہ غلطی کرنے والا پکڑا جائے گا۔ کیونکہ جب سامان کی تعیین ہو جائے گی۔ اور جتنے وقت میں وہ کام ہونا ہے۔ اس کی بھی تعیین ہو جائے گی۔ تو ہر عقلمند یہی کہے گا۔ کہ اب اگر نتیجہ غلط نکلا ہے۔ تو یقیناً تم نے غلط کام کیا ہے۔ اگر واقعہ میں روپیہ موجود تھا۔ اور جس سامان کی ضرورت تھی۔ وہ موجود تھا۔ تو بتاؤ وہ کام کیوں نہ ہوا۔ اگر دس سیر پانی موجود ہو جس سے ہم نے مہمانوں کو شربت پلانا ہے۔ اور شکر بھی کافی موجود ہو۔ اور پھر شربت تیار نہ ہو۔ تو تم کیا کہہ سکتے ہو کہ شربت کیوں تیار نہیں ہوا۔ سیدھی بات ہے کہ تم نے سستی سے کام لیا ہے۔ اور شربت تیار نہیں کیا۔ غرض اندازے انسان کو جب وہ غفلت کرے مجرم بنا دیتے ہیں۔ اگر اندازے صحیح ہوں گے۔ تو انسان کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کام کیوں نہیں ہوا۔

بجٹ کے معنے

تو توفیق کی ہیں بجٹ کے نہیں ہمنے دنیا فتح کرنی ہے۔ اور اگر ہمنے دنیا فتح کرنی ہے۔ تو ہمارے کاموں کے اندر علمیت پائی جانی چاہئے۔ ہمارے کاموں کے اندر افادیت پائی جانی چاہیئے۔ ہمارے کاموں کے اندر ایثار پایا جانا چاہیئے۔ یعنی جو کام بھی ہم کریں وہ قَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا کے ماتحت کریں۔ اور جو کام بھی ہم کریں۔ وہ ہمارے لئے اور دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں پھر جو کام بھی ہم کریں جان مار کر کریں اور یہ سمجھ کر کریں۔ کہ ان اندازوں سے بڑھنا ناجائز ہے۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو

ہمارے کام میں برکت

پڑ جائے گی۔ کیونکہ جب ہم تمام عیب اپنے اوپر لینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو خدا تعالیٰ بھی ہماری حمایت کرے گا۔ اور اگر کوئی حادثہ بھی پیش آ گیا۔ تو اس سے ہمیں بچا لے گا۔ کیونکہ وہ سمجھے گا۔ کہ یہ خواہ مخواہ الزام اپنے اوپر لینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ انہیں میں اس حادثہ سے بچا لوں۔ اور جب کوئی شخص خدا تعالیٰ پر الزام نہیں ڈالتا۔ جب وہ خود فخر نہیں کرتا جب وہ نیکی کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ ہر نیکی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اسے حوادث سے بچا لیتا ہے اس

میں کوئی شبہ نہیں کہ سچے نبی کی جماعت کو بھی حوادث پیش آتے ہیں لیکن ان کی نسبت دوسروں کے حوادث کے کم ہو جاتی ہے۔ عام طور پر

خدا تعالیٰ قانون قدرت

زیادہ جاری کرتا ہے اور استثناء کم استعمال کرتا ہے لیکن بعض دفعہ استثناء کو بالکل ہی مٹا دیا جاتا ہے اور صرف قانون قدرت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے۔ اب اس قاعدہ کے ساتھ کوئی استثناء نہیں۔ سمندر ہوا بن کر اڑ جائیں۔ پہاڑ اڑ جائیں۔ دریا خشک ہو جائیں۔ چاند اور سورج گر جائیں تمام کا تمام عالم تہ و بالا ہو جائے لیکن یہ قانون نہیں بدل سکتا کہ

میں اور میرے رسول ضرور کامیاب ہوں گے

اب تک کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوا ہو کسی نبی کو خدا تعالیٰ نے سو سال میں کامیابی دی ہو یا کسی کو اس سے کم یا زیادہ عرصہ میں۔ لیکن کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جو کامیاب نہ ہوا ہو۔ پس جو شخص تمام الزام اپنے اوپر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کو بری قرار دیتا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ بعض ایسے قانون جاری کر دیتا ہے جن میں استثناء نہیں ہوتا اور جس قانون میں استثناء ہوتا ہے وہ بھی اس کے لئے کم از کم کر دیتا ہے یعنی دوسروں کے ساتھ حوادث زیادہ پیش آتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ حوادث کم پیش آتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر خرابی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ہر خوبی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے ؛

اسلام کے انتقام والے مضمون کے متعلق

(بقیہ صفحہ ۶)

چنگیز خان اور ہلاکو خان خواہ مریں یا جئیں ہمیں اس سے کام نہیں اسلام زندہ ہونا چاہیئے اور سپین کی پیاس۔ ہاں ہاں سینکڑوں سال کی تپش والی پیاس اسلام کے انتقام سے بجھنی چاہیئے۔ پھر خواہ ہلاکو خان چنگیز خان کا بیٹا ہو یا پوتا ہمیں اس بحث سے سروکار نہیں۔ لیکن ہر احمدی نوجوان خواہ وہ بظاہر دین کے کام میں ہو یا دنیا کے کام میں اسلام کا فرزند بننا چاہیئے ←

مسیح موعود کا فرزند۔ محمد رسول اللہ کا فرزند۔ وقت بہت نازک ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳/۱۱/۵۰

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین کے ذریعے تبلیغ اسلام

۳۰ افراد کا قبول اسلام ۔ ۱۰۰ لیکچر ۔ تین ہزار میل کے تبلیغی سفر

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی ماہ ستمبر کی کارگذاری ۔۔!

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ)

ماہ زیر رپورٹ میں گولڈ کوسٹ کے ۱۰ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۰۰ لیکچر دیئے گئے۔ ۵۲۱۱ اشخاص ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۳۰۰۹ میل سفر بذریعہ لاری و پیدل طے کیا گیا۔ ۱۲۵ افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۳۰ نو مبائعین سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے۔

ملک احسان اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں

انہیں پانچ گاؤں میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ چار پبلک جلسوں میں ۲۰۰ افراد کو انہوں نے تبلیغ کی۔ بمقام Essiam ایک پبلک مذہبی کانفرنس کے موقعہ پر دو ہزار کے مجمع میں تقریر کی۔ چار خطبات پڑھائے۔ ایک میں اسیم کا پیرامونٹ چیف بھی حاضر ہوا۔ دو بار چیف کے گھر جا کر تبلیغ کی۔ ایک کالج کے پرنسپل اور اس کی اہلیہ کو تبلیغ کی۔ اکرافل سکول میں دینیات پڑھانے کے لئے تین بار گئے۔ چندہ خاص ۱۵ شلنگ ۹ پونڈ جمع کیا گیا۔ جماعت میں تربیتی تقریریں کیں

مولوی عطاء اللہ صاحب کماسی میں صبح شام درس دیتے رہے۔ انفرادی تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ چودہ ۱۴ عدد کتب سلسلہ فروخت کیں مشن ہاؤس میں آنے والے احباب سے ملاقات کرتے رہے سیکنڈری سکول کی زمین کے حصول کے لئے افسران گورنمنٹ کو ملتے رہے کماسی سے شمالی تک تین صد میل سے زیادہ سفر کیا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب کی الوداعی پارٹی کے انتظامات کئے۔

مولوی بشارت احمد بشیر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کی تربیت میں مصروف رہے۔ نمازوں اور چندوں کی باقاعدگی کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ عیسائیوں میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ شامی احباب کو عربی لٹریچر دیا۔ بوائز انڈسٹریل سکول میں مسلمان طلباء کے لئے نماز کا انتظام کیا۔ اور ہر ہفتہ اسلام اور اخلاقی موضوع پر تقریر کرتے رہے۔ ایک دوست کو یسرنا القرآن پڑھاتے رہے

خاکسار ہر روز بعد نماز فجر درس دیتا رہا محکمہ تعلیم۔ احباب جماعت۔ افسران حکومت پاکستانی مرکزی ڈاک اور مبلغین کے خطوط کے باقاعدگی کے ساتھ جوابات دیئے گئے۔ سیکرٹریان مجلس عاملہ کے کاموں کی نگرانی کی گئی۔ اور ان کے کام کے متعلق انہیں وقتاً فوقتاً ہدایات دی گئیں۔ حسب ضرورت مجلس عاملہ کی میٹنگیں بلائی گئیں۔ مورخہ ۳/۹/۵۰ کو بمقام ڈنیچرا پیرامونٹ احمدی چیف کے بلانے پر ایک مذہبی کانفرنس میں جا کر صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ غیر احمدی رومن کیتھولک۔ میتھوڈسٹ اور ڈی۔ ایم۔ سی۔ سی کے مشنوں کے نمائندوں نے بھی کانفرنسوں میں حصہ لیا۔ مورخہ ۴/۹/۵۰ کو کرافل گیا۔ سکول کا معائنہ کیا۔ اور احباب جماعت کو ملا۔ مورخہ ۱۵/۹/۵۰ سویڈرو میٹنگ پر گیا۔ وہاں احباب جماعت کو مخاطب کیا۔ ۱۶/۹/۵۰ کو کماسی گیا۔ برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی خدمت میں احباب اشانٹی نے الوداعی ایڈریس ۱۷/۹/۵۰ کو پیش کیا۔ مولوی صاحب موصوف اور بعض اشانٹی کے اکابر نے تقریریں کیں۔ خاکسار نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ اور تقریر کی جس میں جناب مولوی صاحب کی بیس ۲۰ سالہ خدمات دینیہ کو بالاختصار بیان کیا۔ تین گھنٹوں کے بعد میٹنگ ختم ہوئی۔ اور گروپ فوٹو لیا گیا۔ کماسی میں تین دن قیام کے دوران میں تربیتی لیکچر دیئے۔ سکولوں کا معائنہ کیا۔ اور دیگر انتظامات جماعت کے متعلق برادرم مولوی عطاء اللہ صاحب...... ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل اور اکابر اشانٹی سے گفتگو ہوئی ۲۳/۹/۵۰ کو بمقام Essiam عید الاضحی پڑھائی گیا۔ پانصد سے زائد احمدی نفوس وہاں جمع تھے۔ غیر احمدی اور عیسائی احباب کے ساتھ مذہبی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ کمنڈا میتھوڈسٹ کالج کے وائس پرنسپل اپنے ایک رفیق ٹیچر کے ساتھ آئے۔ ان سے مشن ہاؤس میں ملاقات کی۔ اور لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ مورخہ ۲۹/۹/۵۰ کو Nyanyano اور Asasa Ala احباب جماعت سے ۱۳ میل پیدل چل کر ایک اہم ضرورت کے ماتحت چندہ لینے کے لئے گیا۔ احباب نے بخوشی ساڑھے دس پونڈ فوراً رقم ادا کی۔ رد الوہیت مسیح پر ایک پمفلٹ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ۵۱۳ میل سفر طے کیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اسلام کے انتقام والے مضمون کے متعلق دو دوستوں کا سوال

خدا کے لئے نفسِ مضمون کی طرف توجہ دیجئے!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۱ نومبر ۱۹۵۰ء کے الفضل میں میرا ایک مضمون زیرِ عنوان "خدائے اسلام کا زبردست انتقام" شائع ہوا تھا۔ اس پر دو دوستوں نے سوال کہلا کر بھیجے ہیں۔ یہ سوال نفسِ مضمون سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ بعض ثانوی باتوں پر پیدا ہوئے ہیں جو میرے مضمون میں ضمنی طور پر بیان کی گئی تھیں۔ مجھے یقیناً بہت خوشی ہوتی اگر اصل مضمون کے متعلق کوئی بات کہی جاتی۔ کیونکہ اصل مضمون کو نظر انداز کر کے محض ضمنی اور ثانوی امور کی طرف توجہ دینا کوئی اچھی علامت نہیں سمجھی جا سکتی۔ تاہم چونکہ مجھ تک یہ سوال پہنچے ہیں اس لئے مختصر اشارہ کے رنگ میں جواب دیتا ہوں۔

پہلا سوال ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کی طرف سے ہے جو یہ ہے کہ میں نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مغل لکھا ہے۔ لیکن حضور نے ایک الہامِ الٰہی کی بنا پر اپنے آپ کو "ابن فارس" قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو کبھی کبھی "ابن فارس" لکھا ہے تو اس کے مقابل پر آپ نے بے شمار دفعہ مغل بھی لکھا ہے۔ تو جب خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو مغل لکھا ہے تو آپ کی اتباع میں میرا آپ کو مغل لکھ دینا قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بے شک خدا تعالےٰ نے آپ کو بتایا کہ تم "ابن فارس" ہو اور اس کی وجہ سے آپ نے اپنے آپ کو "ابن فارس" کے طور پر پیش بھی کیا۔ مگر باوجود اس کے آپ نے ہزاروں مرتبہ اپنے آپ کو مغل بھی لکھا بلکہ آپ کے الہام میں بھی آپ کو مرزا کے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

اصبر سنفرغ یا مرزا

(تذکرہ صفحہ ۱۳۴)

"یعنی مرزا! ذرا ٹھہرو ہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔"

اوپر کے الہام کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا بھی ہے جس میں آپ نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دربار میں دیکھا اور خدا تعالےٰ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا:۔

مرزا حاضر ہے

(تذکرہ صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵)

اب ظاہر ہے کہ مرزا صرف مغلوں یا ان کے توابع کا ہی لقب ہے نہ کہ ہر ایرانی کا۔ کیونکہ ایران میں سینکڑوں سال سے سیّد اور پٹھان وغیرہ بھی بستے ہیں مگر وہ مرزا نہیں کہلاتے۔ بے شک بعض اوقات بعض غیر مغلوں کو بھی مرزا کا خطاب ملا ہے۔ مگر وہ مغلوں کے توابع کے طور پر ملا ہے نہ کہ مستقل حیثیت میں۔ بہرحال جس طرح فارس کا لفظ الہامی ہے اسی طرح مرزا کا لفظ بھی الہامی ہے۔

دوسرا جواب اس سوال کا یہ ہے کہ دراصل یہ دونو باتیں ٹھیک ہیں۔ یعنی یہ بھی ٹھیک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغل تھے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ آپ ابن فارس بھی تھے یعنی آپ قومی لحاظ سے تو اہلِ فارس آپ اپنے آباؤ اجداد کے آخری وطن کے لحاظ سے تھے اور یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ بالکل درست ہیں اور ہرگز متضاد نہیں۔ ابتدائی زمانوں میں قوموں میں غیر معمولی حرکت ہوا کرتی تھی اور وہ نقلِ مکانی کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف اور دوسرے ملک سے تیسرے ملک کی طرف جاتی رہتی تھیں۔ یہی مغلوں کے ساتھ ہوا کہ اوائل میں وہ چین کے شمال مغربی علاقہ میں آباد تھے اور پھر آہستہ آہستہ حرکت کر کے مملکتِ فارس کی حدود میں داخل ہو گئے۔ اس لئے وہ ایک جہت سے مغل بھی رہے اور دوسری جہت سے اہلِ فارس بھی بن گئے۔ یہ اسی قسم کی بات ہے جیسے کہ مثلاً سیّد شروع میں عرب میں پیدا ہوئے تھے لیکن بعد میں ان میں سے بہت سے لوگ نقلِ مکانی کر کے ہندوستان میں آ گئے۔ اس طرح وہ عربی بھی رہے اور ہندوستانی بھی بن گئے۔ پس اب اگر انہیں کوئی شخص اصل کے لحاظ سے عربی کہہ دے اور دوسرا بعد کے وطن کے لحاظ سے ہندوستانی کہہ دے تو دونو باتیں درست سمجھی جائیں گی اور کوئی تضاد نہیں ہوگا۔ یہی حال ہندوؤں یعنی آرین نسل کا ہے جو شروع میں کاکیشیا کے شمالی علاقہ میں آباد تھے اور پھر ان کا ایک حصہ مغربی یورپ کی طرف چلا گیا۔ اور دوسرا ہندوستان آ گیا۔ اور اس طرح انہوں نے بھی گویا دُہرا وطن اختیار کر لیا۔ الغرض میری رائے میں (واللہ اعلم بالصواب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مغل اور ابن فارس ہر دو الفاظ درست ہیں۔ آپ مغل ہیں کیونکہ آپ قومی لحاظ سے مغل تھے۔ اور آپ ابن فارس بھی ہیں کیونکہ آپ کے آباؤ اجداد کا آخری وطن فارس تھا جس طرح کہ مثلاً حضرت سلمان فارسی کے آباؤ اجداد کا آخری وطن فارس تھا۔ گو اصل کے لحاظ سے وہ بھی بعض روایتوں کے مطابق دوسری جگہ کے تھے واللہ اعلم وھو العلیم الخبیر۔

تیسرا جواب اس سوال کا یہ ہے کہ اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغل نہ بھی ہوں بلکہ صرف اہلِ فارس میں سے ہوں (کیونکہ یہ سوال غالباً ابھی مزید تحقیق چاہتا ہے) تو پھر بھی میری دلیل اصولی طور پر قائم رہتی ہے کیونکہ میں نے محض ضمنی طور پر مغلوں کو منگولیوں کا چچا زاد بھائی کہہ کر یہ نکتہ بیان کیا تھا کہ اگر ایک بھائی نے اسلام کے قلعہ کو مسمار کرنا چاہا تو دوسرے بھائی کو خدا نے اس قلعہ کی مرمت اور مضبوطی کے لئے کھڑا کر دیا اور ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے اہلِ فارس بھی گویا منگولیوں کے ہی قائم مقام ہیں۔ کیونکہ اوّل تو ان دونو کا وطن پہلو بہ پہلو تھا اور گویا دونو ہمسائے تھے اور دوسرے بغداد پر منگولیوں کا حملہ فارس کے رستہ ہی ہوا تھا۔ پس بالفرض اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغل نہ بھی ہوں بلکہ صرف اہلِ فارس میں سے ہوں تو پھر بھی یہ حقیقت بہرحال قائم رہتی ہے کہ جس ملک سے فتنہ اٹھا تھا اسی ملک کو خدا نے اپنے انتقام کی تکمیل کے لئے فتنہ کے استیصال کا ذریعہ بنایا پس عملاً بات وہی رہی۔ فافہم وتدبّر۔

دوسرا سوال تعلیم الاسلام کالج کے ایک غیر معلوم الاسم دوست کا ہے۔ جو مولوی ارجمند خان صاحب کے ذریعہ مجھے پہنچا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے مجھے بتایا ہے کہ کالج میں کوئی صاحب کہتے تھے کہ میرے مضمون میں ہلاکو خان کو چنگیز خان کا لڑکا اور مسلمان ہونے والے منگولی رئیس کو ہلاکو خان کا لڑکا لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ کیونکہ ہلاکو خان چنگیز خان کا پوتا تھا نہ کہ لڑکا۔ اور مسلمان ہونے والا رئیس بھی ہلاکو خان کا لڑکا نہیں تھا بلکہ پوتا تھا۔ اس دوست کے جواب میں عرض ہے کہ تاریخ سے مجھے بھی کچھ شدبد ہے اور جو بات سوال کرنے والے دوست نے کہی ہے میں اس سے بے خبر نہیں تھا۔ لیکن میں نے دانستہ اپنے اس نکتہ پر زور دینے کی غرض سے کہ یہ تغیرات کتنی سرعت کے ساتھ نمودار ہوئے ان لوگوں کو اپنے مضمون میں بیٹے کے طور پر ظاہر کیا تھا۔ کیونکہ عرف اور زبان کے مسلّمہ اصول کے لحاظ سے پوتا بھی دراصل بیٹے کے حکم میں ہوتا ہے اور دنیا کی ہر زبان میں پوتے کو بیٹے کے طور پر بیان کرنا جائز سمجھا گیا ہے بلکہ بعض اوقات تو پڑپوتے کے بیٹوں اور پھر آگے ان کے بیٹوں کو بھی عرفاً بیٹے کہہ دیا جاتا ہے اور اس پر نہ تو زبان کے لحاظ سے کوئی اعتراض ہو سکتا ہے اور نہ اخلاق کے لحاظ سے کوئی بات قابلِ اعتراض سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً حضرت عیسٰے علیہ السلام نے جو خدا کے ایک برگزیدہ رسول تھے انجیل میں اپنے آپ کو کئی جگہ ابن داؤدؑ کہا ہے۔ حالانکہ وہ حضرت داؤدؑ سے سینکڑوں سال بعد پیدا ہوئے تھے اور ابن آدم کا محاورہ تو بچے بچے کی زبان پر ہے۔ اسی طرح بخاری میں آتا ہے کہ جب حنین کے میدان میں اکثر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو ہمارے آقا سید الاوّلین والآخرین اور اصدق الصادقین صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے کہ:۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

(بخاری کتاب المغازی)

"یعنی میں خدا کا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔"

اب ہر مسلمان جانتا ہے کہ آپؐ عبد المطلب کے بیٹے نہیں تھے بلکہ پوتے تھے۔ پس اگر آپؐ نے جو اصدق الناس ہیں اپنے والد عبد اللہ کا نام درمیان میں سے چھوڑ کر اپنے آپ کو صرف ابن عبد المطلب کہا۔ تو یہ خاکسار ہلاکو خان کے باپ اور بیٹے کا نام ترک کرنے پر مورد اعتراض کس طرح بن سکتا ہے؟ حق یہ ہے کہ چونکہ عرفاً اور استعمالاً بیٹے کے مفہوم میں پوتا اور پڑپوتا سبھی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے ہلاکو خان کو چنگیز خان کا لڑکا اور مسلمان ہونے والے رئیس کو (جس کا اسلامی نام غالباً احمد رکھا گیا تھا) ہلاکو خان کا بیٹا دانستہ لکھا تھا اور میری غرض یہ تھی کہ تا اس حقیقت کو نمایاں کیا جائے کہ یہ دونوں منگولی رئیس اپنے نامبردہ جد کی قریب ترین نسل سے تعلق رکھنے والے اور ان کی سیاست کے براہِ راست وارث تھے۔ بہرحال جو بات حضرت عیسٰےؑ نے کہی اسی قسم کی بات کہنے کی وجہ سے میرے مضمون پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور جو بات خود ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اسی قسم کا کلمہ زبان پر لانے کی بنا پر میرے مضمون کے خلاف حرف گیری زیبا نہیں دیتی۔

بالآخر میں اپنے عزیز دل اور دوستوں سے پھر عرض کروں گا کہ ان کی نظر نفسِ مضمون کی طرف اٹھنی چاہئے نہ کہ ان ضمنی باتوں کی طرف۔ بے شک اگر واقعی کوئی غلطی ہو جائے خواہ مجھ سے یا کسی اور سے تو اس کی طرف توجہ دلانا برا نہیں بلکہ اصلاح اور شکر گذاری کا موجب ہے اور میں اسے ہرگز برا نہیں مانتا۔ لیکن زیادہ خوشی کا موجب یہ بات ہوتی کہ ہمارے دوست نفسِ مضمون کی طرف توجہ دیتے خود غور کرو اور سوچو کہ اگر کوئی نوجوان اٹھ کر یہ کہتا کہ میں آئندہ اپنے آپ کو سپین کے انتقام کیلئے تیار کروں گا تو ہم سب کو کتنی خوشی ہوتی۔ مگر اصل مضمون کو نظر انداز کر کے ہلاکو خان اور چنگیز خان کے رشتہ ناطہ کی بحث میں الجھنا کسی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بات وہی ہے اور مجھے یہ بات پھر کہہ لینے دو کہ اے احمدی نوجوانو! سپین کی زمین ابھی تک اسلام کے روحانی انتقام کی پیاسی ہے۔ اٹھو اور اس پیاس کو بجھانے کا انتظام کرو۔

(باقی صفحہ ۵ پر خطبہ کے بعد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات توجہ کریں!

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور نقشہ کارکنات تیار کرنا ہے۔ اس لئے تمام وہ بہنیں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کام کرنا چاہتی ہوں۔ وہ اپنے نام معہ مکمل پتہ بھجوائیں۔ نیز اس بات کی بھی وضاحت کردیں۔ کہ وہ کہاں کام کرنا چاہتی ہیں۔ جلسہ گاہ مستورات میں یا جہان خانہ مستورات میں۔ کام کرنے والی بہنیں یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ وہ جلسہ سے کتنے دن پہلے ربوہ پہنچیں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

دو طاقت بخش تحفے

لبوب کبیر درجہ خاص

تمام معجونات وغیرہ کے علاوہ سونا، چاندی، زعفران، عقیق، یاقوت، مرجان وغیرہ قیمتی اجزا کا مرکب ہے۔ مقوی دل و دماغ اور دافع نسیان ہے۔ اعصاب کو طاقت دے کر رنگ نکھارنے والا لاجواب اور نشاط انگیز تحفہ ہے۔

زد جام عشق نمبر ۱

یہ گولیاں معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں اور انکے لطیف اجزا پٹھوں کے مرکز اعمال میں تحریک پیدا کرکے کمر کے اعصاب میں بھی قوت کی لہریں دوڑا دیتے ہیں۔ موسم سرما کا خاص تحفہ ہے۔

لبوب کبیر فی شیشی چھ روپے — زد جام عشق ایکماہ کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

حملہ مردانہ امراض کا

سو فی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کے لئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ بالکل لاعلاج ہو چکے ہیں اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو بحالی صحت کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہوترا کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ شدہ دوائی بواسیر کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر یقینی فائدہ دیتی ہے۔

پتہ:- راول ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور

خط و کتابت کے لئے جوابی ٹکٹ ارسال فرمائیں:- اوقات مشورہ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک: شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

اشتہار عام ۱۴۶۹۵ — ۲۵ / ۱۱ / ۵۰

بعدالت مہر شیر محمد خانصاحب سیال بی۔ اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول لاہور

چراغ بی بی بیوہ سردار محمد قوم نوہار سکنہ فتح گڑھ

بنام

محمد بشیر ولد سردار محمد، عزیز بیگم، رشیدہ بیگم، حمیدہ بیگم۔ رضیہ بیگم نابالغان بہمراہی محمد بشیر ساکنان فتح گڑھ

درخواست:- سرٹیفکٹ جانشینی تعدادی ۲۲۵۰/- بابتی سردار محمد متوفی

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائلہ نے درخواست عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو۔ تو بتاریخ ۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے۔ کہ کیوں درخواست سائل کی منظور نہ کی جائے۔ آج بتاریخ ۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا:-

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

آپکی قیمت اخبار دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی سات روپے۔ ماہوار ۲½ روپے۔

اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی اسکی اڑہائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے۔ (مینیجر)

دواخانہ خدمت خلق

ہمدرد نسواں:- اسقاط حمل اور بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانیکا مجرب علاج۔ قیمت مکمل کورس اُنیس روپیہ

فضل الٰہی:- اولاد نرینہ کی بے حد مجرب دوا۔ بشرطیکہ حمل کے پہلے ماہ سے شروع کر دیں

قیمت مکمل کورس سولہ روپیہ:-

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

خوشخبری

جرمن سائیکل کورڈز CORDES پہنچ گئے

طویل انتظار کے بعد یہ جرمن سائیکل جو ساخت اور مضبوطی میں مارکٹ کے کسی سائیکل سے کم نہیں ہیں پہنچ گئی ہیں۔ مضبوطی کے علاوہ اسمیں نفیس گھنٹی، پمپ، پیچھے سُرخ شیشہ۔ عمدہ گدی (معہ اوزار و بٹوا) بھی موجود ہے۔

جن احباب نے ہمارے گذشتہ اعلانات پر روپے پیشگی جمع کرائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی بقیہ رقم ادا کر کے فوراً سائیکل منگوالیں۔ ایڈوانس ادا کردہ احباب کو یہ سائیکل صرف ۱۱۵/- روپے میں ملے گی۔ نئے خریدار حضرات ۱۲۵/- روپے روانہ کر کے فوراً یہ سائیکل منگوالیں:-

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶ لاہور

زد جام عشق۔ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کے متعلق

بسید حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور چند مخلصانہ خطوط

”دوسری جماعتوں کے بھی ایسے ہی حالات ہیں۔ کیوں وہ انکی طرح آگے نہیں بڑھتے“

—(۱)—

میرے پیارے آقا! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور کے ارشادات جماعت میں پڑھ کر سنائے گئے۔ تمام جماعت میں پریشانی پیدا ہو گئی اور جملہ برادران سلسلہ نے اپنے بقایاجات صاف کرنے کا وعدہ کیا...... ایک صاحب ریٹائر ہو جانے کی وجہ سے پندرھویں سولہویں سال میں حصہ نہ سکتے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ جلد از جلد تحریک جدید کے ان دونوں سالوں میں ۵۰ روپے فی سال کے حساب سے حصہ لیں گے...... باقی تمام جماعت نے تعاون کا وعدہ کیا۔ اور جلد بقایاجات ادا کرنے کا اقرار کیا۔ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنا دیوے کہ ہم سلسلہ کا بال بیکا ہوتا نہ دیکھ سکیں۔ اور اپنا سب کچھ قربان اور نثار کر دیں۔ آمین

خاکسار۔ حبیب اللہ خان ابو حنیفی سیکرٹری مال گکھڑ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خط ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

”جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ الفضل میں یہ خط شائع کیا جائے کہ دوسری جماعتوں کے بھی ایسے ہی حالات ہیں کیوں وہ ان کی طرح آگے نہیں بڑھتے۔“

—(۲)—

قرض لے کر وعدہ ادا کر دیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات جن میں حضور نے روپیہ کی کمی کی وجہ سے بعض مشنز کو بند کرنے کی طرف اشارہ فرمایا ہے...... حضور کے یہ ارشادات سنکر بہت تشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی کہ مولا کریم اپنے فضلوں کے دروازے کھولدے۔ میری مالی مشکلات دور فرما۔ اور مجھے اپنے وعدہ کو جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ سو الحمد للہ کہ دوست سے قرض لے کر اپنا وعدہ ادا کر رہا ہوں۔

خاکسار محمود احمد عارف درویش قادیان

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اپنے درویش بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں

وہ آپ سب کے لئے دعا گو رہتے ہیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ

(۱) قادیان کے درویش خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور اپنے تبلیغی اور تعلیمی اور تربیتی پروگرام کے مطابق خدمت سلسلہ میں لگے ہوئے ہیں۔ سب دوستوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے درویش بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ کئی لحاظ سے آپ کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی ان کا حق ہے کہ وہ ہمیشہ آپ سب کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ

(۲) آجکل بعض درویش زیادہ بیمار ہیں انہیں خصوصیت سے دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ ان میں میاں محمود احمد صاحب پشاوری اور رفیع الدین صاحب گجراتی اور میاں صدر الدین صاحب قادیانی دوستوں کی دعاؤں کے زیادہ مستحق ہیں۔ اول الذکر عزیز کو سل کا عارضہ لاحق ہے جو جوانی کی عمر میں خطرناک ہوتا ہے۔ ثانی الذکر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اور عام صحت بھی کمزور ہے۔ اور آخر الذکر قادیان کے پرانے صحابی اور بہت ضعیف ہیں۔ اور اب گویا چراغ سحری کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسی طرح درویش محمد اشرف صاحب کے برادر نسبتی اور بچی بھی بہت بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور دوسرے سب درویشوں اور ان کے عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔

(۳) دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ درویش نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ جس میں ایک فرشتہ حضور کے سامنے ایک نان پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ پس درویشوں کی مدد کرنے والے دوست (خواہ یہ مدد روحانی ہو یا اخلاقی ہو یا مالی) حقیقۃً اس نان کے مہیا کرنے میں مدد دیتے ہیں جو خدا کے فرشتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تھا۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ وجزاکم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرۃ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۲-۱۱-۵۵

خاکسار کی بیوی بعارضہ بخار بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد دوہم کوٹ

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے)

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کرکے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کرکے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے۔

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں۔ مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کرکے رکھ دو۔

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کرکے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

غریب مسلم لیگ کا افتتاحی جلسہ

لاہور ۲۴ نومبر۔ جنرل سیکرٹری پاکستان غریب مسلم لیگ پنجاب رقمطراز ہیں۔ کہ ۲۶ نومبر کی صبح کو ۱۱ بجے بھاٹی دروازہ کے باہر بکر منڈی کے میدان میں خواجہ فیروز الدین صاحب بیرسٹر کے زیر صدارت ایک عام جلسہ میں غریب مسلم لیگ کے اغراض ومقاصد اور منشور کی وضاحت کی جائے گی۔